6- صبر وشکر اور ہماری انفرادی واجتماعی زندگی

صبر وشکر ایک مسلمان کے ایسے اوصاف ہیں جو ایمان کے کامل ہونے کی دلیل ہیں۔ ان کے ذریعے انسان رنج وراحت اور خوش حالی وتنگ دستی میں ایسا طرزِعمل اختیار کرتا ہے جو ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ دنیا کی زندگی میں انسان کو جو حالات پیش آتے ہیں، وہ بعض اوقات اس کے لیے خوشگوار اور بعض اوقات تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں ایک مومن کو جو مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے وہ صبر وشکر کا رویہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری انفرادی واجتماعی زندگی میں صبر وشکر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

صبر کے لُغوی معنی ہیں روکنا اور برداشت کرنا اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ناخوش گوار حالات میں اپنے نفس پر قابو رکھا جائے۔ اور گھبرانے کی بجائے ثابت قدمی اختیار کی جائے یعنی پریشانی، تکلیف اور صدمے کی حالت میں پامردی، ثابت قدمی اور ہمت قائم رکھتے ہوئے اپنے رب پر بھروسا کیا جائے۔

شکر کے لُغوی معنی ہیں کسی کے احسان وعنایت پر اس کی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات واحسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اس کے احسانات پر سجدۂ شکر بجا لایا جائے۔ شکر کرنے کے تین طریقے ہوسکتے ہیں:

1- زبان سے کلماتِ تشکّر ادا کرنا۔

2- دل میں اللہ کی عظمت اور اپنی اطاعت وبندگی کا احساس۔

3- اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔

قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے اور فراخی وفراوانی انھی لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم: 7)

ترجمہ: اگر شکر ادا کرو گے تو تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا۔

ایک مسلمان کو کوئی دکھ تکلیف یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑے، تو اسے سوچنا چاہیے کہ یہ میری آزمائش ہے۔ اسے اللہ کے سوا کوئی دور نہیں کرسکتا۔ مجھے اس موقع پر بے صبری سے کام نہیں لینا چاہیے۔ اس حالت میں اللہ سے مدد کی دعا کرنی چاہیے۔ اگر اس موقع پر صبر وہمت سے کام لیا جائے تو اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر بہترین اجر ملے گا۔ اس طرح اطمینان وثابت قدمی کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانی اور گھبراہٹ سے نجات دے گا۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں بھی صبر کے مفید نتائج سامنے آتے ہیں۔ قوموں پر جب کوئی مصیبت یا برا وقت آجائے تو اس کا مقابلہ صرف ہمت اور صبر ہی سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر ان حالات میں افراتفری، بدنظمی، مایوسی اور بے عملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں تباہ ہوجاتی ہیں۔ ایسی قومیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ وہ آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں اور عالمی برادری میں انھیں ایک باعزت مقام حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت انھی کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ’’بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السّلام کو صبر کرنے کا حکم دیا، فرمایا:

فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ ’’پس آپ اپنے رب کے حکم سے صبر کیجئے۔‘‘ حضرت ایوب علیہ السّلام نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا لہٰذا حضرت ایوب علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر و استقامت کی بنا پر ’’نِعۡمَ الۡعَبۡدُ‘‘ یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔ قرآن کریم کی سورۃ احقاف آیت نمبر 35 میں صبر کو اللہ تعالیٰ نے بڑے حوصلے والے رسولوں کی سنت قرار دیا ہے۔

دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوشخبری کے حق دار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ: ترجمہ: (اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے) (البقرۃ: 155)

ہمیں چاہیے کہ اگر کوئی تکلیف یا مصیبت آ پڑے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر و استقامت کا مظاہرہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ اسی میں دین و دنیا دونوں کی کامیابی ہے۔

مشق

1- اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

2- قرآن و سنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

3- شکر کے لُغوی معنی کیا ہیں نیز شکر ادا کرنے کے طریقے بتایئے؟

4- قرآن پاک میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

5- خالی جگہیں پر کیجئے۔

(i) صبر و شکر.................ہونے کی دلیل ہیں۔

(ii) قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت............آئی ہے۔

(iii) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السّلام کو.................کرنے کا حکم دیا۔

(iv) بے شک اللہ تعالیٰ ....کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(v) دکھ تکلیف کو.................. ہی دور کر سکتا ہے۔